خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 18-نومبر1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 263 | سوموار 6 رجب۔ 1417ھ 18 نبوت 1375ہش 18 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر امریکہ وفات پا گئے

نہایت افسوس اور گہرے صدمہ کے ساتھ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر اور ڈیٹن جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر 15 نومبر بروز جمعہ سہ پہر 4 بج کر 58 منٹ پر ڈیٹن (Dayton) کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئے۔

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر گزشتہ چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے، متعدد بار ہسپتال میں داخل بھی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور موصوف اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب جماعت احمدیہ کی ایک معروف شخصیت تھے۔ تقریباً تیس سال قبل احمدیت قبول کی اور پھر اپنے ایمان، اخلاص اور اطاعت امامت اور خدمت میں روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے۔

آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانہ سے ہی متعدد مرتبہ ربوہ اور قادیان کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کرتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائندگی اور وفد کی قیادت کی بھی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ لندن میں بھی ہر سال شرکت کیا کرتے تھے امریکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے مختلف عہدوں پر بڑے ہی اخلاص کے ساتھ خدمات انجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ امریکہ کے پہلے نیشنل قائد خدام الاحمدیہ بھی تھے۔ اور اب ایک لمبے عرصے سے نائب امیر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر ہر سال آپ تقریر فرمایا کرتے تھے۔ آپ بڑے قادر الکلام مقرر تھے۔ آپ کی تقاریر اعلیٰ علمی معیار کی وجہ سے ہمیشہ بڑی توجہ دلچسپی سے سنی جاتی اور پسند کی جاتی تھیں۔

امامت کے ساتھ آپ کی فدائیت اپنی مثال آپ تھی۔ موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ساتھ انہیں خاص محبت تھی۔ آپ جب کبھی امریکہ کے دورہ پر تشریف لے جاتے تو مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب بڑی ہی محبت، اخلاص اور فدائیت کے ساتھ مفوضہ فرائض سرانجام دیتے۔

موصوف نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معلمین وقف جدید کی
کلاس کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی نئی کلاس جنوری 97ء میں شروع ہوگی۔ جماعتوں کی طرف سے بہت بڑی تعداد میں معلمین کے مطالبے کئے جا رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت ہے۔

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے مطابق 31-دسمبر96ء تک دفتر کو ارسال فرما دیں۔ میٹرک کی سند کی نقل ساتھ شامل کریں۔

نام - ولدیت - عمر - تعلیم - سکونت

(ناظم ارشاد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پس یاد رکھنا چاہئے کہ نہ خدا نے گناہ سے اس واسطے روکا ہے کہ اس میں اس کا کوئی نقصان متصور ہے اور نہ نیکی کی اس واسطے تاکید فرمائی ہے کہ اس میں اس کا کوئی فائدہ ہے بلکہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس نے ایسے امور جو خود انسان کے اپنے ہی واسطے مضر تھے یا بنی نوع انسان کے واسطے مضر تھے ان سے روک دیا اور یہ اس کا کمال رحم ہے وہ چونکہ قدوس اور پاک ہے اس کی قدوسیّت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ ورنہ انسان اگر بے قید ہو کر بدی اور گناہ کرے گا اور ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کرے گا تو اس کا وبال بھی خود ہی برداشت کرے گا۔ خدا تعالیٰ کا اس میں کچھ نقصان نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 597)

یاد رکھو مزکّی کے پاس رہنے کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاوّلؓ)

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ انسان عبث نہیں بنایا گیا۔ اور اس کو خدا تعالیٰ کے حضور ضرور حاضر ہونا ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا ہے کہ انسان کی اصل غرض پیدا کرنے کی یہ ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ فرمانبرداری فرمان کے بغیر نہیں ہوتی اور فرمان کی تعمیل جب تک فرمان کی سمجھ نہ ہو ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرمان (کلام الٰہی) ہے۔ اور اس کی زبان عربی ہے۔ پس عربی زبان سے واقفیت پیدا کرو۔ پھر امام کی صحبت میں آکر رہو۔ کیونکہ وہ مطہر القلب ہے۔ کلام الٰہی کا علم لے کر آیا ہے۔ ایک اور بات ہے جو انسان کو سچائی کے قبول کرنے سے روک دیتی ہے اور وہ تکبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ متکبر کو خدا تعالیٰ کی آیتیں نہیں مل سکتیں۔ کیونکہ تکبر کی وجہ سے انسان تکذیب کرتا ہے اور جھٹلانے کے بعد صداقت کی راہ نہیں ملتی ہے۔ پہلے تکذیب کر چکتا ہے۔ پھر انکار کرتا ہے۔ یاد رکھو مفتری کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا ہے۔ (-) پس اپنے اندر دیکھو کہ کہیں ایسا مادہ نہ ہو۔ کبھی کبھی انسان کی ایک بدعملی دوسری بدعملی کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے بہت وعدہ کر کے خلاف کرنے والا منافق مرتا ہے۔ امام کے ہاتھ پر بڑا زبردست اور عظیم الشان وعدہ کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

اب سوچ کر دیکھو کہ کہاں تک اس وعدہ کی رعایت کرتے ہو۔ اور دین کو مقدم کرتے ہو۔ جب کلام الٰہی دیکھا ہے۔ تو انبیا علیہم السلام کی اجماعی تعلیم استغفار ہے۔ اس کے معنے ہیں اپنی غلطیوں اور ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے دعا کرنا۔ پہلے استغفار ہے۔ گزشتہ گناہوں کے بدنتائج اور آئندہ ان سے بچنے کی دعا۔ اس کے ذنوب سے بچنے کے لئے سعی اور مجاہدہ کرنا اور پھر امر الٰہی کی تعظیم کرنا اور نواہی سے اللہ تعالیٰ کے جلال کو دیکھ کر ہٹ جانا اور ڈر جانا ہے۔ کلام الٰہی میں مطالعہ کرو کہ نابکار خدا تعالیٰ سے نہ ڈرنے والوں اور انبیاء علیہم السلام کا مقابلہ کرنے والے شریروں کا انجام کیا ہوا۔ کس طرح وہ ذلت کی مار سے ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں پر۔ تقدیر پر۔ مسئلہ جزا و سزا پر اس سب کے بعد رذائل سے بچنے اور فضائل کو حاصل کرنے کی بے تعداد ضرورت ہے۔ اور یہ بات حاصل ہوتی ہے کسی برگزیدہ انسان کی صحبت میں رہنے سے جس کو خدا نے اس ہی کام کے لئے مقرر کیا ہے۔

مشکلات آتی ہیں۔ اور ضرور آتی ہیں۔ مگر صاحب ایمان کا کام ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر کبھی بدظن اور اس سے مایوس نہیں ہوتا۔ (-) مجھے دیکھو کہ کتنی دیر سے کس استقلال اور ہمت سے محض خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہاں بیٹھا ہوں مجھے بھی مشکلات ہیں۔ بعض دوست کہتے ہیں کہ تم الٹی ترقی کرتے ہو پر میں خود ہی سمجھتا ہوں کہ میری مرض گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی

باقی صفحہ 7 پر

نیکی میں ترقی کرنی چاہیے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- نبوت 1375 ہش   18 - نومبر 1996ء

خدا تعالیٰ کی معرفت

اگر ہم پتھر کے ایک ٹکڑے کو ہیرا سمجھ لیں تو یقیناً اسے نہایت احتیاط کے ساتھ رکھیں گے، اسے ایک قیمتی چیز سمجھتے ہوئے کوشش کریں گے کہ وہ کسی طرح ضائع نہ ہو جائے۔ اور اگر ایک ہیرا ہمارے ہاتھ لگ جائے اور ہم یہ سمجھیں کہ یہ تو محض پتھر کا ایک ٹکڑا ہے تو ہم اسے اپنے پاس رکھنا مناسب نہ سمجھیں گے۔ بلکہ پھینک دیں گے۔ اس لئے کہ پتھر کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہیرا تو قیمتی چیز ہے۔ اس کی قدر کی جاتی ہے اس کی بہت بڑی قیمت پڑتی ہے لیکن پتھر کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو اپنے پاس رکھ کر کوئی کیا کرے۔

ان دونوں باتوں سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ جتنا کچھ ہم کسی کے متعلق جانتے ہیں اسی کے مطابق ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ جب تک ہمیں پوری واقفیت نہ ہو ہماری قدر دانی بھی صحیح اور مکمل نہیں ہو سکتی۔ ہم اچھی چیز کو بری کہہ سکتے ہیں اور بری چیز کو اچھی کہہ سکتے ہیں اور اس طرح غلط اندازے لگا کر غلط نتائج پر پہنچ سکتے ہیں۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہمیں حقیقی طور پر یہ معلوم ہو کہ کوئی چیز کیا ہے اور ہم اس کی اہمیت کو پہچاننے لگیں۔ انسان کے ساتھ تعلق رکھنے والی سب سے قیمتی چیز، اگر ہم یہاں چیز کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق جب تک ہمیں کامل معرفت حاصل نہ ہو ہم اپنی زندگی کو اس نہج پر نہیں چلا سکتے جس پر اس کو چلانا خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دنیا کا بہت بڑا حصہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ اکثریت میں ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کا نام تو لیتے ہیں لیکن اس کی انہیں معرفت حاصل نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کیا ہیں اور وہ کس کس طرح ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ ہمیں ان صفات کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے شب و روز اس طرح بسر کرنے چاہئیں۔ لیکن اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے۔ اور معرفت بھی کامل ہو تو اس سے ہمیشہ اچھی ہی باتیں وقوع پذیر ہوں گی۔ اس سے کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہو گی جو خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کی مرضی کے خلاف ہو۔

دنیا میں ہر طرف گناہ اور جرم پھیلا ہوا ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت لوگوں کو حاصل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام لینے کے باوجود وہ خدا کی ہستی کو پوری طرح سے سمجھتے بھی نہیں ہیں اور اس کی قدر بھی نہیں کرتے۔ اگر انسان کو یہ پتہ چل جائے اور اسے اس بات کا یقین کامل حاصل ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کی صفات کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے تو یقیناً وہ جو بات بھی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو گی اور جو بات خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو وہ گناہ بھی نہیں اور جرم بھی نہیں۔ یعنی جرم اور گناہ تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کی مرضی کے خلاف باتیں کی جائیں۔

پس دنیا میں جو گناہ اور جرم کا اتنا زیادہ پھیلاؤ ہے اس کو کم کرنے بلکہ اس کو روکنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی معرفت پیدا ہو۔ لوگ اس کی صفات کو سمجھنے لگیں اور اس کی صفات سے فائدہ اٹھانے لگیں۔ خشک ایمان نہ پہلے کبھی کام آیا ہے نہ اب کام آ سکتا ہے۔ یہ محض لسانی اقرار ہوتا ہے لیکن جب تک زبان کے ساتھ دل بھی رابطہ نہ پیدا کر لے اور دونوں میں ہم آہنگی نہ ہو جائے اس وقت تک لسانی اقرار کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسانی فطرت ایسی ہے کہ عام طور پر وہ ہر اس چیز کو اچھا سمجھتی ہے جس کی طرف اس کا اپنا دل رہنمائی کرتا ہے۔ جو کچھ اس کے دل میں آتا ہے اسے بہتر سمجھتا ہے۔ اس پر عمل کر کے خوش ہوتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ جو کچھ دل میں آئے وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو۔ باتوں کا دل میں آنا اور ان کا اچھا سمجھنا ضروری نہیں کہ ہمارے لئے مفید نتائج پیدا کرے۔ انسانی نفس جب نفس امارہ کی حیثیت میں ہوتا ہے تو وہ انسان کو جکڑے رکھتا ہے۔ اس سے ایسی ایسی باتیں کرواتا ہے جو اس کے لئے مفید نتائج نہیں پیدا کرتیں۔ اگر انسان یہی بات سمجھ جائے تو وہ یقیناً دل کی ماننے کے بجائے خدا تعالیٰ کی بات مانے اور خدا تعالیٰ کی بات مانتے ہوئے ہر نیکی پر عامل ہونے کی کوشش کرے اور ہر گناہ سے بچے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے وجود کو صرف لسانی اقرار تک نہ رکھیں بلکہ اس کی معرفت حاصل کریں۔ معرفت حاصل کرنے کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ اس کی صفات کیا ہیں اور یہ صفات کس طرح ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ ان کے خلاف جانے سے کیا نقصان ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جانے سے انسان کو دنیوی اور روحانی کیا فوائد ملتے ہیں۔ یہ ہے خدا تعالیٰ کی معرفت اور یہی معرفت انسان کو صحیح راستے پر رکھنے کا موجب بنتی ہے۔ کیونکہ یہ جانتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات سے کام لیتا ہے اور اس کی صفات ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ انسان کبھی خدا تعالیٰ کی کسی بات کے خلاف نہیں جا سکتا۔ وہ ہمیشہ یہ کوشش کرے گا کہ خدا تعالیٰ کی منشاء معلوم کرے اور اپنی زندگی کو اسی کی منشاء کے مطابق ڈھال لے۔ صرف ایسا کرنے والے لوگ ہی حقیقی طور پر امن و امان کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو انسان کو امن بھی حاصل نہیں ہوتا اور آرام و آسائش بھی اسے نہیں مل سکتے۔

پس ہم ایک دفعہ پھر یہ کہنا چاہیں گے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق لسانی اقرار کے بعد اس کی کامل معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کی صفات پر غور کرتے رہنا چاہئے اور اس کی ہر صفت کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم لسانی اقرار سے آگے بڑھ کر تیری کامل معرفت حاصل کریں اور اپنی زندگی کو بہتر طریق پر بسر کریں اور نہ صرف خود ایسا کریں بلکہ اپنے ماحول میں سب لوگوں کو اس کی طرف مائل کریں۔ اسی کا دوسرا نام دعوت الی اللہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

جیساکہ دوستوں کو معلوم ہے اب کثرت سے ہمارے نوجوان غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کے لئے جارہے ہیں۔ جب میں نے شروع میں وقف زندگی کی تحریک کی تھی تو اس وقت چار پانچ سو آدمیوں نے اپنے نام پیش کئے تھے لیکن سب کے سب ایسے نہیں ہوتے کہ ان سے بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کا کام لیا جاسکے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے تقویٰ اور اخلاص کی وجہ سے نام تو پیش کردیتے ہیں لیکن ان کی عمر اتنی ہو چکی ہوتی ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے وہ کوئی محنت کا کام نہیں کرسکتے اور ایسی کمزوری کی حالت میں ان کو باہر کام کے لئے نہیں بھجوایا جاسکتا۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ایسے اہم کاموں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر دینی ضرورتوں کو پورا کررہے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو دوسری جگہ پر کام پر لگایا جاسکے تو سلسلہ کے کاموں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور جو کام ہم ان سے لینا چاہتے ہیں وہ ان سے کم علم اور کم تجربہ والا بھی کرسکتا ہے۔ اس لئے ان کو ان کی جگہ سے ہلانا عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت اور تجربہ کے لحاظ سے وہاں رہتے ہوئے زیادہ قربانی کررہے ہوتے ہیں۔ اور جو کام ہم ان سے لینا چاہتے ہیں وہ عام آدمی اسی یا نوے روپے لے کر سکتا ہے۔ اور ایسا شخص جو دو اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار لیتا ہے وہ اتنا چندہ بھی دے دیتا ہے کہ اس سے ایک اور آدمی رکھا جاسکتا ہے اور پھر وہ اپنی جگہ سلسلہ کی ضرورتوں کے مطابق اہم کام کررہا ہوتا ہے۔ پھر بعض واقف زندگی ایسے ہیں کہ ان میں وقف کی اہلیت ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے کہ ہم عقل سے کام لیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں وقف کی ذمہ داری ادا کرنے کی قابلیت نہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ جنہوں نے جوش میں آکر اپنے آپ کو وقف کردیا لیکن درحقیقت ان میں قربانی کا مادہ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان پر اگر کوئی مصیبت آئے گی تو ان کا قدم پھسل جائے گا۔ اور وہ خدا کے حضور گناہ گار بنیں گے۔ پھر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی تعلیمی حالت اچھی نہیں۔ اور ہمیں عموماً تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت پیش آتی ہے گو کبھی کبھار ان پڑھ لوگوں کے لئے بھی موقعہ نکل آتا ہے۔ لیکن فی الحال تحریک جدید کے کام ایسے ہیں جن میں پڑھے لکھے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کی عمر ابھی چھوٹی ہے۔ اور وہ پرائمری یا مڈل میں پڑھ رہے ہیں اور ہمیں ضرورت ہے مولوی فاضل یا گریجوایٹوں کی۔ اس لحاظ سے وہ فی الحال ہمارے کام نہیں آسکتے۔ ان سب قسموں کے آدمیوں کو نکال کر ہمارے پاس کل سو ڈیڑھ سو آدمی ایسے ہیں جو ہمارے کام آسکتے ہیں۔ ان میں سے سو کے قریب تو کام پر لگ چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں وہ بھی عنقریب کام پر لگ جائیں گے۔

چونکہ ہمارے پاس کافی لوگوں کے نام جمع ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے وقف کرنے کی تحریک چھوڑدی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ ان کے کام پر لگنے تک ہمارے اور طالب علم ان کی جگہ آجائیں گے۔ لیکن پچھلے سال ہمارے جتنے آدمی باہر گئے ہیں اور دوسرے کاموں پر لگے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ جو آدمی ہمارے پاس ہیں وہ بھی بہت جلد ختم ہوجائیں گے۔ اس لئے مجھے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ میں پھر وقف زندگی کی تحریک جماعت کے سامنے پیش کروں۔ میں نے جنگ سے واپس آنے والے نوجوانوں کو یہ تحریک کی تھی کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور کوئی وقف نمبر ایک میں آجائے اور کوئی وقف نمبر دو میں آجائے۔ پہلے انہوں نے انگریزوں کے مفاد کے لئے یا اپنی قوم کے مفاد کے لئے اپنی جان پیش کی تھی۔ اب کیا وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور دین حق کی خاطر اپنی جانیں پیش نہیں کرسکتے۔ یہ قربانی تو اس قربانی سے زیادہ شاندار ہے۔ اس طرح ان کا دین بھی اچھا ہوجائے گا اور دنیا بھی اچھی ہوجائے گی۔ جب وہ دین کی خدمت کریں گے تو خود بخود ان کی دینی حالت اچھی ہوجائے گی اور دنیا اس طرح اچھی ہوجائے گی کہ جماعت کی طرف سے بھی گزارا ملتا رہے گا اور وہ قسم قسم کے تفکرات سے نجات حاصل کر کے یکسوئی کے ساتھ خدمت کرتے رہیں گے۔

میری اس تحریک پر کافی تعداد ایسے لوگوں کی نکلی جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کردی ہیں۔ اور ہمیں یہ تجربہ ہوا ہے کہ فوجی لوگ عام لوگوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتے ہیں ان کو مختلف علاقوں میں جانے کا موقعہ ملتا ہے اس لحاظ سے ان کا علم بھی دوسرے لوگوں سے زیادہ وسیع ہوتا ہے اور وہ طاقت اور ہمت کے کام سے گھبراتے نہیں۔ کیونکہ جو شخص سپاہی بھرتی ہوتا ہے اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ میں نے جان دینی ہے اور یہ بات ہر وقت اس کے مد نظر رہتی ہے۔ کہ آج نہیں تو کل اس کی باری آجائے گی۔ یہ خیال ان کے ہمت اور حوصلے کو بڑھاتا ہے۔ اور ان کو نڈر اور دلیر بنادیتا ہے۔ پھر غیر ممالک کے طرز تمدن سے وہ واقف ہوجاتے ہیں۔ کسی نے برما دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے ملایا دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے جاپان دیکھا ہوتا ہے کسی نے چین دیکھا ہوتا ہے کسی نے انڈونیشیا دیکھا ہوتا ہے کسی نے آسٹریلیا دیکھا ہوتا ہے کسی نے یورپ کے بعض حصے دیکھے ہوتے ہیں۔ کسی نے اٹلی اور یونان دیکھا ہوتا ہے کسی نے شمالی افریقہ کے بعض حصے دیکھے ہوتے ہیں۔ کسی نے شام مصر اور فلسطین دیکھا ہوتا ہے۔ ان کے دیکھنے سے ان کی روح میں تازگی اور بالیدگی ہوتی ہے اور وہ زیادہ سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہوجاتے ہیں اس لئے یہ لوگ ہمارے تجربہ کے مطابق زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ابھی ہزاروں ہزار نوجوان باقی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ ان کو بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی توجہ دلانی چاہئے۔ گو فوج میں اکثر حصہ ان پڑھوں کا ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر نوجوان پڑھے لکھے ہیں۔ ایسے لوگ اگر فارغ ہونے کے بعد اپنی زندگی دین کے لئے وقف کردیں تو بہت مفید وجود ثابت ہوسکتے ہیں۔ بالخصوص تجارت میں یہ لوگ بہت زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ مختلف علاقوں میں رہتے ہیں۔ مختلف لوگوں سے ان کو واسطہ پڑتا ہے۔ مختلف قسم کی زبانیں سیکھ جاتے ہیں مختلف قسم کے لباس پہننے اور دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مختلف قسم کے لوگوں سے سودا خریدنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مختلف شکلوں سے آشنائی ہوتی ہے۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس قسم کی شکل کا آدمی خوش اخلاق ہوتا ہے اور اس قسم کی شکل کا آدمی بد اخلاق ہوتا ہے۔ لیکن ایک گاؤں میں رہنے والا آدمی ایک ہی تہذیب کے لوگوں سے ملتا جلتا ہے ایک جیسے دکانداروں سے سودا خریدتا ہے اور ایک قسم کا لباس دیکھتا ہے اور ایک قسم کی زبان روزانہ سنتا اور بولتا ہے۔ اس لئے اس کا تجربہ زیادہ وسیع نہیں ہوتا۔ لیکن ایک تاجر کو مختلف قسم کی زبانیں بولنی پڑتی ہیں۔ اور چھاؤنیوں میں تو خصوصاً دکانداروں کی زبان عجیب قسم کی ہوجاتی ہے۔

لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی گورا نیا نیا ہندوستان آیا اس کو کسی نے بتادیا کہ ہندوستانی دکاندار جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور وہ جو قیمت بتاتے ہیں اس سے کچھ کم کرکے بھی لے لیتے ہیں اس لئے دوکاندار کو قیمت کم کرنے کے لئے ضرور کہنا چاہئے۔ چنانچہ وہ گورا کوئی چیز خریدنے کے لئے دوکان پر گیا اور دوکاندار سے وہ چیز لے کر اس سے قیمت پوچھی۔ دوکاندار نے اس کی قیمت ایک روپیہ بتائی۔ اس نے کہنا شروع کیا اچھا دو آنے لے لو۔ اس طرح آہستہ آہستہ دو دو آنے بڑھانے شروع کئے دوکاندار کو غصہ آیا وہ اس گورے کو کہنے لگا ٹیکنی ہے تو ٹیک نہیں تو اپنا راستہ ٹیک۔ یعنی صاحب اگر آپ نے لینی ہے تو لے لیں نہیں تو اپنا راستہ پکڑیں۔ گویا کہ اس نے (Take) ٹیک انگریزی اور باقی پنجابی ملا کر اپنا مطلب ادا کردیا۔ تو فوجیوں کو یہ عادت ہوجاتی ہے کہ زبان آتی ہو یا نہ آتی ہو وہ مختلف زبانیں ملا کر بھی اپنا مقصد پورا کرلیتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم صحیح زبان بول رہے ہیں یا غلط بول رہے ہیں۔

پس ایسے لوگ اگر سلسلے کی خدمت کے لئے آگے آجائیں تو مفید کام کرسکتے ہیں جو لوگ ہم نے اس وقت تک کام پر لگائے ہیں وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں گو ابھی ان کی کامیابی ایسی نہیں جو جماعت کو نظر آسکے لیکن کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ دیر کے بعد ان کی کامیابی جماعت کے سامنے آجائے گی۔

ایک اچھی بات

جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

بچپن کا زمانہ اور اخلاق واعمال کی درستی

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کرلینا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادہ کے ساتھ مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشق اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہے ان میں سے سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کرسکتا ہے بڑی عمر میں برداشت نہیں کرسکتا۔ بچے کے احساسات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے۔ وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر ایک چیز ڈالی جاسکتی ہے۔ بچہ ہر کام کے سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے اس لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے وہ بآسانی کرسکتا ہے۔

مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور گرمی کے وقت نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا۔ بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے۔ میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا۔ کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے۔ وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جبکہ انہیں گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا۔ تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے۔ بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گریکی- نظارت تعلیم (کلام الٰہی) ربوہ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث

قارئین کرام الفضل نے کثرت سے ایسے مضامین پڑھے ہیں جن میں احباب کرام نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی سیرت و سوانح کو اجاگر کیا اور یہ سب کچھ ہماری تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔ خاکسار آپ کے سامنے حضرت صاحب کی وفات کے بعد اور نئی امامت کے قیام سے قبل کی صورت حال پیش کرتا ہے۔ خاکسار ان دنوں مرید کے ضلع شیخوپورہ میں دعوت الی اللہ کا کام کر رہا تھا۔ کہ ایک دن مرکز سے اطلاع ملی کہ حضرت صاحب کی صحت بہت خراب ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ اور صدقات وغیرہ دیں۔ جس مجلس میں مرکز کی اولاً اطلاع پڑھ کر سنائی گئی۔ اس میں چند احباب ایسے بھی تھے جن کا تعلق جماعت سے نہیں تھا۔ لیکن میں کیا دیکھتا ہوں کہ فوراً ان کے ہاتھ ان کی جیبوں کی طرف بڑھے اور اچھی خاصی رقم ہمارے صدر صاحب کے سامنے رکھ دی اور کہنے لگے "ہماری طرف سے بھی یہ حقیر رقم قبول کریں اور صدقہ میں شمار کریں اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو صحت عطا فرمائے" میں سوچنے لگا کہ یہ حضرت صاحب کا عوام الناس کے ساتھ نہایت گہرے مراسم اور شفقت کا سلوک تھا جس کا اظہار اب دوست کر رہے تھے۔ پھر چند دن کے بعد ہمارا ریفریشر کورس شروع ہو گیا اور خاکسار ربوہ پہنچ کر دارالضیافت میں قیام پذیر ہوا۔ اور وہ دن جس دن حضرت صاحب کی وفات کی خبر پہنچی خوب یاد ہے اب ہر چہرہ غمگین اور افسردہ نظر آنے لگا۔ ہر کوئی مجسم سوال بن گیا۔ ہر کوئی سوچ رہا تھا کہ امامت کی باگ ڈور کون سنبھالے گا؟ اس کے لئے ہر لب پر دعائیں ہی دعائیں تھیں۔

10 جون 82ء کی صبح کی عبادت کے لئے بیت مبارک میں گیا۔ تیسری صف میں میری بائیں طرف 13-14 سالہ لڑکا تھا۔ عبادت شروع ہوئی پہلے سجدے میں صبر کے بندھن ڈھیلے پڑ گئے۔ اس لڑکے نے تو حد کر دی۔ اتنا رویا کہ اس کی ہچکی بندھ گئی۔ خاندان کا لڑکا نہیں تھا۔ کسی محلے کا رہنے والا اس قدر درد سے رو رہا تھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت صاحب کی بچوں سے شفقت بہت یاد آئی۔

آج کا موسم بہت سخت گرم تھا۔ اور جماعتی لحاظ سے بھی سخت صبر آزما گھڑی تھی۔ نظم و ضبط' صبر و رضا کا نمونہ لائق دیدنی تھا۔ تپش کی ایسی لہریں تھی کہ جھلس کر رکھ دیں۔ مگر یہ گرمی محبت کے دیوانوں اور پروانوں کو مرکز آنے سے روک نہ سکی۔ اس قدر کثیر احباب پاکستان اور بیرون پاکستان سے تشریف لائے کہ ہر طرف ہی سر ہی سر نظر آتے تھے خاص طور پر بیت مبارک اور دارالضیافت کی سڑکوں اور پلاٹوں میں۔

خاکسار کی ڈیوٹی اس کمرہ میں تھی جہاں حضرت صاحب کا جسد اطہر رکھا گیا تھا ڈیوٹی یہ تھی کہ برف کے بلاکس ترتیب سے چارپائی کے اردگرد رکھے جائیں اور مسلسل اس بات کی نگرانی کی جائے کہ برف کم نہ ہونے پائے دوسرا کمرے میں جمع پانی کو ساتھ کے ساتھ نکالا جائے۔ تیسرا جب زائرین اندر آئیں تو حضرت صاحب کی چارپائی کے زیادہ قریب نہ آئیں دور سے چہرہ دیکھ کر اگلے دروازہ سے باہر چلے جائیں۔ لائن رکنے نہ پائے۔ کمرے کا ٹمپریچر کافی ٹھنڈا تھا اور باہر سخت گرمی۔ جو احباب باہر سے اندر آ رہے تھے۔ اندر آتے ہی ان کے چہروں کی رنگت بدل جاتی اور سکون سا محسوس کرتے۔ اور آنکھوں میں چمک۔ یہ سعادت کم نہیں تھی کہ حضرت صاحب کے آخری دیدار کا موقعہ مل رہا تھا۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد جب آتے تو وہ سرہانے کی طرف بیٹھتے اور پھر حضرت صاحب کی پیشانی کا بوسہ لیتے اور پھر چلے جاتے۔

مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب مسلسل اس بات کی نگرانی کر رہے تھے کہ کمرے کا ٹمپریچر کم نہ ہو۔ اور حضرت صاحب کے جسم مبارک کا چیک اپ بھی کرتے تھے۔ جب کثرت احباب کے گزرنے سے کمرے میں ذرا سی سردی کم ہوتی تو زائرین کو تھوڑی دیر کے لئے روک دیا جاتا۔

حضرت صاحب کا چہرہ کھلے گلاب کی طرح نظر آتا تھا۔ اور ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی۔ جو عیاں تھی۔

آخر وہ وقت بھی آن پہنچا جب عصر کی عبادت کے لئے صفیں درست کی گئیں اور مولیٰ کریم سے ہر ایک نے حضرت صاحب کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور بہشت میں بلند مقام کے عطا ہونے کے لئے دعائیں کیں۔ مزید برآں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے لئے خدائے رحیم و رحمان کے آگے جھولیاں پھیلا دیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کمزور اور عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنا۔ اور قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد عطا فرمائے۔ حضرت صاحب کے ہاتھ پر تمام ممبران... کمیٹی اور احباب جماعت نے بیعت کی۔ خاکسار اس میں شامل تھا۔ ایں سعادت بزور بازو نیست حضرت صاحب کی اقتداء میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور ایک انبوہ کثیر جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوا۔

احباب کے چہروں پر غمی اور مسرت کے جذبات تھے۔ اور اطمینان اور سکون و راحت آسمان سے دلوں پر چھا رہا تھا۔ حضرت صاحب (مرزا ناصر احمد) کی وفات کے بعد سے جو سوال ہر احمدی کے ذہن میں اٹھ رہا تھا اب کون ہو گا؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دے دیا تھا۔ ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ حضرت صاحب کو سپرد خاک کیا گیا اور جماعت نے اپنی روحانی زندگی کا سفر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر جاری رکھا۔

خدا تعالیٰ حضرت صاحب کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور ہر لمحہ و لحظہ آپ کا اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

محترم سید داؤد احمد صاحب

آئے بھی وہ گئے بھی وہ ختم فسانہ ہو گیا

کیا کیا نہیں یاد آ رہا۔ داؤد احمد پیدا ہونے والے تھے 1924ء کا ذکر ہے۔ میں حضرت اماں جان کے ہاں جاتے وقت راستے میں ممانی جان صالحہ بیگم ام داؤد کو ملنے ان کے مکان میں (بڑے ماموں جان کی کوٹھی میں ان کا قیام تھا) ٹھہری۔ انہوں نے کہا میں نے خواب بوقت سحر دیکھا ہے کہ کسی شخص نے باہر سے پکار کر کہا افسر لنگر خانہ آ رہے ہیں۔ خوشی اور مبارکباد کی آواز معلوم ہوئی۔ میں نے کہا اس کی تعبیر یہی ہے کہ آپ کے ہاں لڑکا اس دفعہ تولد ہو گا اور لنگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کام کرے گا۔

داؤد احمد پیدا ہوئے۔ سب خاندان کے لئے بہت خوشی کا دن تھا۔ وہ رخصت ہو گئے سب کے دل آج بمع جماعت ان کی جدائی سے مغموم ہیں۔ وہ خادم دین تھے اور ہر خدمت بدل و جان بجالانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور ان کی اولادیں نیک خادم دین ہوں۔ ان کو بشارتیں پہنچتی رہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لنگر صرف وہ درویشوں ساتوں کی روٹی والا لنگر نہیں بلکہ آپ کا روحانی لنگر اس سے بہت بڑھ کر تا قیامت وسیع سے وسیع تر ہو کر جاری رہے گا۔ آپ کے جانشین اور جانشینوں کی قیادت میں۔ روحانی لنگر اور آپ کے روحانی خزائن کو تقسیم کرنے والے تقسیم کرتے رہیں گے۔ اور تمام عالم نور ہدایت سے مستفید ہوتا رہے گا۔

اس روحانی لنگر کا بھی ایک خادم خاص ہمارا داؤد تھا۔ اور جسمانی لنگر کا بھی۔ خدمت جلسہ سالانہ کی وجہ سے۔ خدمت درویشاں میں بھی پیش پیش رہا۔ وہ بہت مخلص اور مبارک وجود تھا۔ جو ہم سے رخصت ہو کر اپنے مولا کے حضور میں سرخرو ہو کر حاضر ہو گیا (ہم اسی کے لئے ہیں ....)

جس دن تابوت اٹھا گھر آ کر تمام شب مجھے نیند نہیں آسکی۔ ہر بات اس کی یاد آتی رہی اور اس کے لئے دعائیں نکلتی رہیں۔ نیم خوابی میں بھی اور ہوشیار ہو کر بھی۔ داؤد احمد بھولنے کی چیز نہیں۔ مگر اب اس کی خدمات کے عوض ہمارا فرض دعا ہے۔ صرف دعا اور یہی اس کی خدمت ہے۔ جو ہم اس کی اور ہر خادم دین (وفات یافتہ) کی بجالا سکتے ہیں اسی حالت میں بغیر کسی غور و فکر کے دو شعر میری زبان پر یکے بعد دیگرے جاری ہوئے جو یہ ہیں۔

خوبیاں بھر دی تھیں مولا نے دل داؤد میں
خادم محمود پہنچا خدمت محمود میں
سونپا ہے تمہیں خالق و مالک کی اماں میں
سوئے ہو یہاں' آنکھ کھلے باغ جناں میں

آمین

میری دعا رہی ہے کہ ہماری سب کی اولادیں نسلیں تمام حقیقی (-) خادم دین بنیں۔ ہر فرد واقف زندگی نہیں بن سکتا۔ تب بھی ہماری سب اولادیں نسلیں ہمیشہ تاحیات جس لائن میں بھی جائیں مجسم دعوت الی اللہ بنیں۔ اور سب کا نصب العین اور مقصد اولین خدمت دین رہے۔ آمین

مبارک جوڑے ملتے جائیں اور تاقیامت چراغوں سے چراغ جلتے جائیں۔ سب رخصت ہونے والوں کو بشارتیں پہنچتی رہیں اور وہ وہاں باغ باغ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں (-) آپ کے فرزند جلیل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس۔ یہ میری دعا ہم سب یعنی اولاد نسل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور تمام خدام دین اور تمام جماعت کی اولادوں نسلوں کے لئے درد دل سے نکلی ہوئی دعا رہتی ہے۔ خدا ہمیشہ مجھے بھی توفیق دعا بخشے اور قبولیت دعا کا شرف دے۔ اور مغفرت بے حساب ہو جائے۔ مرحمت لاجواب ہو جائے۔ آمین

والسلام
مبارکہ

یہ مضمون الفضل یکم مئی 1973ء میں شائع ہوا۔

بقیہ صفحہ 3

ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر میں مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے اس کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو عبادت میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں ان کی صحیح طور پر اس طرح بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں۔ تا وہ صحیح طور پر بیٹھنے کی عادت ڈالتے یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا۔ اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے۔ دو تو نہایت مخلص اور ہماری جماعت میں شامل ہیں اور ایک کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اسے جس قسم کی مشق کرائیں وہ بآسانی کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد ناصر مربی سلسلہ

حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب آف کھر یپڑ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بعض گمنام مقامات میں وہ عشاق عطا فرمائے تھے جن کی شخصیت کا اثر نہ صرف جماعت بلکہ بیرون جماعت بھی اتنا گہرا تھا کہ ان کے تذکرے سینہ بہ سینہ چلتے زبان زد عام ہوتے ہوئے آج ہم تک پہنچتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک شخصیت کا ذکر ذیل میں جن واقعات کی روشنی میں کیا جارہا ہے ان کی سند جماعت کے اہم عہدیداران اور دوسرے افراد نے پیش کی ہے اور ایک واقعہ بعض اوقات کئی افراد نے بیان کیا۔

حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب تعلق باللہ کا ایک درخشندہ باب تھے جو ضلع قصور کے گاؤں کھر یپڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ چوہدری نظام دین صاحب سیال کے توسط سے جماعت میں داخل ہوئے اپنے گاؤں سے قادیان روانہ ہوئے تو راستے میں کسی نے پیغام دیا تمہارا دوست جس کا نام ولی محمد تھا تمہیں ملنا چاہتا ہے آپ کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ بلند ہوئے کہ پہلے اپنے مولیٰ کے دوست سے تو مل آؤں۔ میرا اس سے بڑا دوست اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔ کسی کے گھر مہمان ہوئے دودھ کے شوقین تھے لیکن گھر والے دودھ پیش کرنا بھول گئے بھینس کے پاس آکر کہنے لگے

"بھوریئے تیرا کی فائدہ جے سانوں دودھ نہ ملے"

بھینس کا رنگ بھورا تھا چنانچہ بھینس نے دودھ نہ دیا تو مولوی صاحب سے دعا کی درخواست کی تو مولوی صاحب نے فرمایا

"بھوریئے دودھ دی منظوری ہو گئی اے"

چنانچہ بھینس نے دودھ پھر سے دے دیا۔

اور مولوی صاحب کے لئے اللہ تعالیٰ نے دودھ کا انتظام کر دیا۔

آپ کی دعائیں قبولیت کا ایک خاص شرف اپنے اندر رکھتی تھیں جو بھی دعا کے لئے کہتا مولوی صاحب ایک عدد "بکسوآ" لے کر قمیص میں لگا لیتے اور رات کے وقت ہر ایک کے لئے دعا اس طرح کرتے کہ ایک ہاتھ کی انگلی بک سوئے پر ہوتی اور آنکھیں اشکوں سے تر، زبان سے اس کے لئے چیخیں مار مار کر اپنے رب سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اکثر و بیشتر لیلۃ القدر کا جلوہ دیکھنے کو ملا۔ حالت اعتکاف میں ایک عجیب کیفیت طاری رکھتے اور جب دن پورے ہوتے تو فرماتے "مردے کو زندگی مل گئی ہے۔"

کئی راتیں ساری کی ساری کھڑے کھڑے گزار دیتے۔ آخر شب کی عبادت کی ادائیگی کا بھی منفرد انداز تھا جیسے اپنے عزیز ترین دوست سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ ایک گاؤں سے گزر ہوتا ہے لوگوں نے مذاق کرنا شروع کر دیا آپ نے پانی مانگا اس سے بھی انکار ہوا وہاں پر حالانکہ پانی کی فراوانی تھی اگلے سال دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو پانی کی قلت کی وجہ سے کھیت سوکھ چکے تھے اور قحط کا سماں تھا آپ کے دامن کو انہیں لوگوں نے تھام لیا اور رو رو کر درخواست دعا کی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اس وقت تک دعا جاری رکھی جب تک ہر طرف بارش سے جل تھل نہ ہو گیا۔ آپ کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور اکثر قبولیت کا شرف پاتی تھیں۔ سیلاب آپ کے گاؤں کے قریب پہنچ چکا تھا ہر شخص اس طوفانی ریلے کے خوف سے بھاگنے کی تیاری میں مصروف تھا آپ اجتماعی دعا کرواتے ہیں ادھر سیلاب کا زور ادھر آنسوؤں کا سیلاب جاری ہے عین گاؤں سے کچھ فاصلے پر پانی یوں رک جاتا ہے گویا جم چکا ہے۔

دعوت الی اللہ کا شوق گویا تن بدن میں رچا ہوا تھا اپنی بیٹیوں کے بارہ میں اکثر یہ دعا کرتے میرے مولیٰ ان کی وجہ سے تیرے کام میں حرج ہوتا ہے اس ذمہ داری کو جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرما چنانچہ جلد ہی ایسا ہو گیا اور آپ دن رات اس کام میں مصروف ہو گئے۔ مشہور تھا سکھ کسی کو اپنے گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیتے آپ وہاں گئے اور کہنے لگے ایک چھٹی رساں آیا ہے کیا اسے آنے نہیں دو گے چنانچہ گاؤں داخل ہوئے اور اپنے مولیٰ کی چھٹی کا مضمون ان کو کئی دن تک سمجھاتے رہے۔ ایک سکھ سردار کی بیٹی بیمار ہو گئی مولوی صاحب اس کا علاج بھی کرتے رہے اور دعوت الی اللہ کا حق بھی خوب ادا کرتے رہے ایک طرف جسمانی علاج دوسری طرف روحانی، اس راہ میں جتنی مشکلات آئیں ان سے قطعاً خائف نہ ہوئے بلکہ شیر نر کی طرح مقابلہ کیا۔ ایک بستی ایسی بھی تھی جس میں اتنے ظالم کتے تھے کہ لوگ اس کے قریب نہ خود جاتے نہ کسی کو جانے دیتے مولوی صاحب کو علم ہوا آپ وہاں پہنچے لوگوں کے اصرار پر بھی آپ نہ رکے اس بستی میں گئے اپنا فرض ادا کیا اور بخیرو عافیت واپس لوٹے۔ منع کرنے والے لوگ اور بستی والے بھی حیران و ششدر اس وجود کو تکتے رہے۔ ایک دوست آپ کو ساتھ لے جاتا ہے ایک زہریلا سانپ راستہ روک لیتا ہے آپ اپنا عصاء اس کے جسم پر لگا کر کہتے ہیں "ہمیں راستہ چاہئے" چنانچہ رستہ مل جاتا ہے آپ کو اس راہ میں پتھر بھی پڑے لیکن لب پر شکوہ نہ آیا بلکہ ثمرات شکر ہی ادا ہوئے۔

طبیعت میں انتہائی سادگی تھی احمدیت قبول کرنا اور رشتے سے انکار ہو جانا لیکن دوبارہ گھر آکر اسی رشتہ کو آپ کو پیش کرنا اپنے اندر الٰہی منشاء رکھتا تھا۔ آپ اکیلے ہی بارات لے کر وہاں پہنچتے ہیں لڑکی والے بارات کے بارہ میں استفسار کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے سب کچھ میں ہی ہوں اور لڑکی بیاہ کر گھر لوٹ آتے ہیں۔ اپنی بچیوں کی شادیاں بھی انتہائی سادگی سے کیں۔

توکل علی اللہ کا مضمون بھی آپ کے اندر عملی رنگ میں سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے ایک دفعہ ملتان سے گھر لوٹتے ہیں مگر جیب میں کچھ نہیں ہوتا۔ سٹیشن پر دعا کرتے ہیں اور اسی وقت احمدیوں کی ایک ٹیم آپ کو پہچان کر وہیں کھانا کھلاتی ہے ایک رات اپنے گھر ٹھہراتی ہے اور جیب بھر کر واپس سٹیشن پر روانگی کے لئے چھوڑ جاتی ہے۔ اسی طرح دہلی جماعتی کام سے جانا تھا اس وقت کل خرچ رستے کا -/60 روپے تھا دعا کرتے ہیں تین روپے ملتے ہیں کہنے لگتے ہیں باقی بھی مل جائیں گے چنانچہ ذرا آگے جاتے ہیں تو باقی کا بھی انتظام ہو جاتا ہے اور دہلی کا رخت سفر باندھ لیتے ہیں۔

آپ خالصتاً دینی اور مذہبی گھرانہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کلام الٰہی کو انتہائی خوش الحانی سے پڑھتے اور مطالب کو خوب سمجھتے تھے۔ آخر دم تک آخر شب کی عبادت کی عادت کو اپنائے رکھا۔ چہرے پر مسکراہٹ، ہری سی پگڑی، آنکھوں میں ہنسی ٹپکتی جن پر کبھی عینک نہیں لگی تھی۔ وفات کے وقت تک آپ ایک جواں مرد کی طرح رہے کئی کئی میل تک پیدل بوجھ اٹھا کر چلنا آپ کا معمول تھا۔ آخری وقت بھی اللہ کا یہ پیارا دعوت الی اللہ میں مصروف تھا کہ بارگاہ الٰہی سے بلاوا آگیا اور معمولی بخار کے بعد اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔ آپ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

ممنون احسان

نیک اور مفید مشورہ بھی احسان ہی کے زمرے میں آتا ہے اگر کوئی کسی کو ایسا مشورہ دے جو اس کے لئے مفید ثابت ہو تو یقیناً مشورہ دینے والا ایک رنگ میں اس شخص پر احسان ہی کرتا ہے۔ وہ اسے احسان نہ بھی سمجھے تو جسے مشورہ دیا گیا ہے اسے تو یقیناً اسے احسان ہی سمجھنا چاہئے۔

میرے شوہر (نسیم سیفی) نائیجیریا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کر رہے تھے اور ان کے وہاں جانے کے تقریباً آٹھ نو سال بعد مجھ کو بھی اس بات کی اجازت ملی کہ میں نائیجیریا جا کر ان کے ساتھ مل کر دعوت الی اللہ کا کام کروں۔ جب کوئی مربی یا اس کے اہل و عیال بیرون ملک جاتے ہیں تو انہیں وکالت تبشیر کی طرف سے تیاری الاؤنس ملتا ہے۔ میری روانگی سے کچھ عرصہ قبل میرے دیور فیض محمد صادق وکالت تبشیر میں میرا تیاری الاؤنس لینے گئے تو وکالت تبشیر کے اکاؤنٹنٹ مکرم ملک محمد اشرف صاحب بھیروی (اب وفات یافتہ) نے رقم ادا کرتے ہوئے فیض محمد سے کہا کہ آپا جی سے کہنا کہ یہاں زیادہ کپڑے نہ بنوائیں۔ انہیں انگلستان میں کچھ دیر تک ٹھہرنا پڑے گا وہاں جا کر کپڑے بھی بنوا لیں اور میرا مشورہ یہ ہے کہ سلائی کی مشین بھی خرید لیں۔ وہ ہمیشہ ان کے کام آئے گی۔ چنانچہ میں جب انگلستان پہنچی اور میں نے بیگم ظہور احمد صاحب باجوہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے نہ صرف مجھے کچھ کپڑے ملبوسات بنوانے کا مشورہ دیا بلکہ سلائی کی مشین خریدنے میں بھی میری مدد کی۔ یہ 1953ء کی بات ہے۔ اس وقت کی خریدی ہوئی مشین اب تک میرے پاس ہے اور جب بھی میں اس مشین پر کام کرتی ہوں میرے دل سے ملک محمد اشرف صاحب کے لئے دعا نکلتی ہے۔ میں ان کے اس احسان کا بدلہ تو نہیں دے سکتی لیکن دعا ضرور کرتی ہوں میں نے 1953ء سے لے کر اب تک اپنے گھر کے اکثر ملبوسات اسی مشین پر سیئے ہیں اور میں کہہ سکتی ہوں کہ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں روپے میں نے سلائی کے بچائے ہیں۔ اپنے شوہر کے لئے اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے ہر قسم کے ملبوسات اس مشین پر سیئے ہیں۔ میں یہ بات الفضل میں اس لئے شائع کروا رہی ہوں کہ ایک تو مربیوں کو اور ان کے اہل و عیال کو صحیح اور مفید مشورے دینے کی طرف توجہ پیدا ہو اور دوسرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ملک محمد اشرف صاحب کے درجات بلند فرماتا رہے۔ وکالت تبشیر جب تیاری الاؤنس دیتی ہے تو اگر اکاؤنٹنٹ کے ذہن میں کوئی اچھا مشورہ آئے تو چاہئے کہ وہ مربی یا اس کے اہل و عیال کو ضرور دیا جائے۔ ہو سکتا ہے وہ پہلی دفعہ باہر جا رہے ہوں اور انہیں نہ صرف بیرونی ممالک کے سفر کے متعلق کچھ معلومات نہ ہوں بلکہ باہر کے رہن سہن کے متعلق بھی وہ کچھ نہ جانتے ہوں۔

پس ملک محمد اشرف صاحب نے جس طرح مجھے ایک نیک مشورہ دیا میں چاہوں گی کہ تمام مربیوں اور ان کے اہل و عیال کی اسی طرح مدد کی جائے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ ایسی مدد کی نہیں جاتی۔ لیکن میں اپنے جذبے کا اظہار کرتی ہوں کہ میرے دل میں یہ جذبہ ہے کہ اگر نہیں کی جاتی تو کی جائے اور اگر کی جاتی ہے تو اس پر مزید توجہ دی جائے۔ یہ مشورہ یقیناً ایک احسان کی صورت رکھتا ہے اور جس پر یہ احسان کیا جائے اسے بھی چاہئے کہ وہ ممنون احسان ہو اور مشورہ دینے والے کے لئے دعا کرے۔

(سکینہ سیفی)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص خاص ہوتے ہیں۔ جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر تم بچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو خدا بخیل نہیں مگر ہاں اس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اس تک انسان نہ پہنچے وہ کامل اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بے ہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب اس انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لاحاصل ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات

فلسطین اسرائیل مذاکرات

فلسطینی حکام اور اسرائیلیوں کے درمیان جاری مذاکرات ایک بار پھر بے نتیجہ جا رہے ہیں۔ یہ مذاکرات چند ماہ قبل امریکی صدر بل کلنٹن کی مداخلت سے طویل تعطل کے بعد دوبارہ شروع ہوئے تھے لیکن امریکی صدر کی موجودگی میں اسرائیل کے وزیراعظم اور فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات کے درمیان ہونے والے یہ مذاکرات کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ اس کے بعد ان مذاکرات کو افسران کی سطح پر دوبارہ شروع کیا گیا۔ 10-15 دن مذاکرات جاری رہے مگر فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان اختلافات کی ایسی وسیع خلیج حائل ہو چکی ہے کہ یہ مذاکرات ناکام رہے۔ پھر بیچ میں وقفہ ڈالا گیا۔ اب یہ مذاکرات ایک بار پھر شروع ہوئے ہیں۔ مگر آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر وہی ڈھاک کے تین پات والا معاملہ ہے۔

یہ مذاکرات دریائے اردن کے مغربی کنارے پر واقع آخری فلسطینی شہر الخلیل سے اسرائیلی افواج کی واپسی کے موضوع پر ہو رہے ہیں۔ فلسطینیوں اور اسرائیل کی سابق حکومت کے درمیان جو امن سمجھوتہ طے پایا تھا' جسے ڈیٹن سمجھوتہ کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت مغربی کنارے کے شہروں سے اسرائیلی افواج کو ہٹانے اور ان کا انتظام فلسطینی خودمختار اتھارٹی کے سپرد کرنا تھا۔ لیکن اسرائیل کا اب یہ کہنا ہے کہ ڈیٹن معاہدے میں ترمیم کی جائے اور اس پر دوبارہ مذاکرات کئے جائیں۔ فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے ڈیٹن سمجھوتے پر دوبارہ بات چیت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے خبردار کیا ہے کہ اگر مشرق وسطی امن مذاکرات ناکام رہے تو صورت حال خطرناک ہو سکتی ہے۔ لیکن بظاہر اسرائیل پر ان تمام باتوں کا کوئی اثر ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔ اور حالات بڑی تیزی کے ساتھ مسلح تصادم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے تحریک انتفاضہ دوبارہ شروع کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔

اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ مغربی کنارے کے شہر الخلیل سے اپنی فوجوں کو نکالنے کے ساتھ کچھ فوج وہاں رکھنا چاہتا ہے جو اسرائیل کے بقول شرپسند فلسطینیوں کو گرفتار کر سکے اور ان کے خلاف کارروائی کر سکے۔ اس کارروائی کے دوران مقامی انتظامیہ ان کا ہاتھ نہ روک سکے۔ یہ صورت حال فلسطینیوں کو قابل قبول نہیں ہے۔ وہ الخلیل سے اسرائیلی فوجوں کا اسی طرح انخلاء چاہتے ہیں جس طرح دیگر مغربی کنارے کے قصبات میں ہوا ہے۔ جہاں اسرائیل کی افواج کلی طور پر نکل گئی ہیں اور اب ان شہروں کا انتظامی کنٹرول فلسطینی خودمختار اتھارٹی کر رہی۔

○○○

سری لنکا کی خانہ جنگی

سری لنکا میں تامل باغیوں کے خلاف ایک تازہ کارروائی کے دوران سری لنکا کی فوج کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ سری لنکا کے تاملوں کے ساتھ ایک جنگ میں 25۔ تامل باغی مارے گئے ہیں۔

ہندوستان کے جنوب میں بحیرہ ہند میں واقع یہ خوبصورت جزیرہ امن کے لحاظ سے بہت بدقسمت ثابت ہو رہا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے اس علاقے کا امن و امان خانہ جنگی کے ہاتھوں برباد ہو چکا ہے۔ تامل باغی رہنما علیحدہ حکومت کے نام پر ملک کی تقسیم چاہتے ہیں۔ جبکہ ملک کی اکثریت سنہالیوں پر مشتمل ہے اور اقتدار بھی ہمیشہ انہی کے ہاتھ رہا ہے۔ فوج بھی انہی پر مشتمل ہے یہ لوگ تاملوں کے خلاف جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور قتل و خونریزی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

○○○

الجزائر میں ہلاکتیں

1992ء میں الجزائر میں جو خانہ جنگی شروع ہوئی تھی وہ مزید انسانی جانوں کا خراج حاصل کر رہی ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق الجزائر کی پولیس نے مسلم انتہاپسندوں پر الزام لگایا ہے کہ ان کی ایک تنظیم کے حامیوں نے گزشتہ روز ایک گاؤں پر حملہ کر کے بچوں اور عورتوں سمیت 12۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ یہ خونریزی اس طویل قتل و غارت کا ایک حصہ ہے جو اسلامی عسکریت پسندوں نے حکومت اور فوج کے خلاف اپنی مہم کے دوران شروع کر رکھا ہے۔

1992ء میں ہونے والے انتخابات کے پہلے مرحلے میں اسلامی عسکریت پسند کامیاب رہے تھے اور خیال تھا کہ دوسرے مرحلے کے بعد حکومت ان کو مل جائے گی۔ اس مرحلے پر حکومت اور فوج نے مداخلت کی اور انتخابات کی صف ہی لپیٹ دی تاکہ اسلامی انتہا پسند برسراقتدار نہ آسکیں۔ اس کے بعد سے حکومت اور اسلامی انتہاپسندوں کے درمیان غیر اعلانیہ جنگ شروع ہو گئی جس میں چار سال کے عرصے میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔ جن میں غیر ملکی افراد بھی شامل ہیں۔

○○○

گاوڑا حکومت کو دھچکا

بھارت میں 14 جماعتوں پر مشتمل جو مخلوط حکومت برسراقتدار ہے اس کو آئے دن خطرات لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ وزیراعظم دیوی گاوڑا کو 14 جماعتی اتحاد کو ساتھ لے کر چلنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ کئی مسائل پر حکمران جماعت کے اتحادیوں میں اختلاف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی جماعت حکمران ٹولے سے علیحدگی کی دھمکی دے دیتی ہے۔

تازہ خبروں کے مطابق وزیراعظم دیوی گاوڑا کی یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت میں اترکھنڈ کو علیحدہ حیثیت دینے کے معاملے پر شدید اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ ملک میں چھوٹی ریاستیں یا صوبے قائم کرنے کے مسئلے پر حکمران جنتا دل اور ان کی اتحادی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے مارکسٹ رہنماؤں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا ہے۔ یہ جھگڑا اگر بڑھ گیا تو دیوی گاوڑا کی حکومت ٹوٹ سکتی ہے۔ مگر یہ اتحاد جو بی جے پی کی مخالفت میں وجود میں آیا تھا۔ اب تک اسی خطرہ کے تحت قائم ہے کہ اگر کسی پارٹی نے حکومتی اتحاد سے علیحدگی اختیار کی تو بی جے پی برسراقتدار آجائے گی۔ اس اتحاد کی حمایت کانگرس بھی کر رہی ہے۔ جو حکومتی اتحاد میں رسماً شامل نہیں ہے۔ سابق بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیمارائو آج کل رشوت کے بعض الزامات کی وجہ سے عدالتوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگر یہ صورت حال بگڑ گئی اور مسٹر نرسیمارائو کو گرفتار کیا گیا یا انہیں سزا ہوئی تو خطرہ ہے کہ کانگرس اپنی حمایت سے دستبردار ہو جائے گی اور یوں یہ حکومت خطرات کا شکار ہو سکتی ہے۔

○○○

یاد ماضی

غانا کے احمدی بطور سفیر

جنوری 1981ء سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ غانا کی ریپبلک کی حکومت نے جماعت احمدیہ کے دو ممبران کو دوسرے ملکوں میں بطور سفیر مقرر کیا ہے ان میں سے ایک کو جرمنی کے لئے اور دوسرے کو ایتھوپیا کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ یہ ہیں مسٹر محمد اسماعیل صاحب بی۔ کے۔ ادو اور مسٹر یعقوب' مسٹر محمد اسماعیل مشن کی قومی مجلس عاملہ کے ممبر بھی رہے ہیں وہ ایک اچھے خطیب ہیں اور جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے تقریریں کرتے رہے ہیں۔ وہ احمدیہ سیکنڈری سکول کے اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر بھی رہے ہیں۔

مولوی عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مشنری انچارج نے جماعت کے ان دو ممبروں کے لئے احمدیہ ہیڈ کوارٹرز عکرہ میں ایک الوداعی پارٹی دی۔

اس موقعہ پر حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے مولوی عبدالوہاب نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا اور ان کو کچھ نصائح بھی کیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں اس حدیث کا ذکر کیا جس میں کہا گیا ہے کہ حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے۔

دیگر جن مقررین نے اس موقعہ پر خطاب کیا ان میں سید شمشاد احمد ناصر' مسعود جمال جانس' مولوی ابراہیم بن یعقوب' مسٹر حسین بن صالح اور مسٹر ای۔ ڈی۔ مہاسے جو کہ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری ہیں شامل تھے۔ دونوں نئے متعین ہونے والے سفیروں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اسی طرح جماعت کے احباب کا بھی جنہوں نے ان کے لئے اتنے برادرانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے احباب جماعت سے درخواست کی کہ وہ ان کے اس مشکل لیکن معزز کام میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

اس پروگرام میں سب سے آخر پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے دورہ غانا کی سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔

(تحریک جدید جنوری 1981ء)

ایک کلینک اور ایک سکول

جنوری 1981ء مغربی افریقہ کی احمدیہ نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ سیرالیون کے احمدیہ نصرت جہاں کلینک جورو' جو کہ کچھ عرصہ سے کام نہیں کر رہا تھا اس نے اب بھرپور زور شور سے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

مولانا ایم۔ ایس شاہد امیر و مشنری انچارج نے احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کلینک اور اسی طرح کے دیگر جماعتی اداروں کے لئے دعا کریں کہ یہ تمام سیرالیون کے شہریوں کی بہتر خدمت کر سکیں۔

یہ بھی خبر ملی ہے کہ سیرالیون میں ایک اور سیکنڈری سکول کھولا جا رہا ہے۔ یہ سکول لنگی ایرپورٹ کے قریب واقع ہے اور یہ علاقہ مختلف وجوہات کی وجہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

اس ملک میں یہ چودھواں سیکنڈری سکول ہوگا۔ یہ بات نہایت خوشکن ہے کہ اس نئے سکول کے علاوہ باقی تمام اداروں کو حکومت کی طرف سے مدد دی جاتی ہے۔ اور حکومت ان کے کام کی بہت مداح ہے۔

جیسا کہ تحریک جدید کے قارئین کو علم ہے ہمارے سکول تمام علاقے میں تعلیمی اور کھیلوں کے میدانوں میں بڑی شہرت کے حامل ہیں۔

(تحریک جدید جنوری 1981ء)

ایک گذارش

الفضل احمدیہ جماعت کا واحد روزنامہ ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام الثانی نے فرمایا تھا کہ اس کی اہمیت روز بروز بڑھتی جائے گی حتی کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس کا ایک ایک پرچہ ایک ایک ہزار روپے میں خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ اخبار ہماری تاریخ کے انضباط کے لئے متعدد ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر آپ کے پاس آپ کا کوئی خط یا آپ کو کسی کا لکھا گیا کوئی خط یا مسودہ یا کوئی آپ کی تصنیف کردہ کتاب موجود ہے اور اسے آپ آئندہ کے احمدی مورخ کے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو الفضل میں اس کا ذکر کیجئے۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھیں گے کہ آئندہ کے مورخ کے لئے ضروری مواد فراہم کرنے کا باعث بنیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 18- نومبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام- حضرت صاحب کا دورہ- نظم- ٹک ٹیک- کوئز پروگرام-
1-00 اردو کلاس
2-00 اردو تقریر از آفتاب احمد خان جلسہ برطانیہ 1994ء
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-00 متفرق پروگرام-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام ناصرات الاحمدیہ شیخوپورہ بمقابلہ سرگودھا بمقابلہ فیصل آباد-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری فلم- بیلجیئم کے شہر بروجی کے بارے میں-
8-00 صبح اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام ناصرات الاحمدیہ شیخوپورہ بمقابلہ سرگودھا بمقابلہ فیصل آباد-
12-00 دوپہر ترجمہ کلام الٰہی کلاس- 1995ء ماہ رمضان-
12-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام- فلپائن کے لوگوں میں دعوت الی اللہ-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- سپورٹس جامعہ احمدیہ ربوہ-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)-

بقیہ صفحہ 1

ہے-

مشکلات ضرور ہوتے ہیں تمہیں بھی آئیں گی- مگر اس بات کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہئے- کیونکہ ہم نے جس کو امام - (-) مانا ہے- اور خدا کے فضل سے علیٰ وجہ البصیرت مانا ہے- اس کو خدا کے لئے مانا ہے- پس ہم کو تو اپنی فکر کرنے کی ضرورت ہے- یاد رکھو کہ مزکی کے پاس رہنے کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی-

(از خطبہ 29- مارچ 1901ء)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30874 میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری احمد حسین باجوہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/2 محلہ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) نقد رقم از جائیداد والدین پینتالیس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی 15 تولہ مالیتی پچھتّر ہزار روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند محترم تین ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ بشریٰ بیگم 8/2 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد حسین باجوہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 11328 گواہ شد نمبر2 شاہد احمد باجوہ 8/2 باب الابواب ربوہ-

مسل نمبر 30875 میں محمودہ عرفان بنت عرفان احمد صاحب قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ محمودہ عرفان 8/40 دار العلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 نذیر احمد وصیت نمبر 18801 گواہ شد نمبر2 محمد الدین وصیت نمبر 15530-

مسل نمبر 30876 میں شہلا رشید بنت ملک عبد الرشید قوم ککے زئی پٹھان پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی ٹاپس وزنی دو ماشہ مالیتی پندرہ صد روپے اور طلائی بالیاں وزنی تین ماشہ مالیتی دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ شہلا رشید 5/30 دار العلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 نذیر احمد وصیت نمبر 18801 گواہ شد نمبر2 محمد الدین وصیت نمبر 15530-

مسل نمبر 30877 میں شفیق احمد ولد صوبیدار عبد الرشید قوم بھٹی پیشہ مربی سلسلہ عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2400 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد شفیق احمد مربی سلسلہ محلہ دار العلوم جنوبی نزد پولٹری فارم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 رضوان خالد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 کمال الدین ابن جمال الدین کارکن دفتر تعلیم-

مسل نمبر 30878 میں سعید احمد طاہر ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت 1982ء ساکن دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زرعی زمین برقبہ پونے دو ایکڑ واقع چک نمبر 300 ج-ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی تیئس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2500 روپے ماہوار بصورت تجارت وغیرہ مل رہے ہیں- اور مبلغ 700 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد سعید احمد طاہر 20/25 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر 28764 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد شفیع وصیت نمبر 10341-

مسل نمبر 30879 میں حکیم بشیر احمد ولد مستری تاج دین صاحب قوم مغل پیشہ حکمت و تجارت عمر 62 سال بیعت 1956ء ساکن دار النصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) مکان مع دو عدد دو کان برقبہ ساڑھے پانچ مرلہ واقع ساہیوال روڈ دار النصر وسطی مالیتی دو لاکھ روپے اور بینک بیلنس دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1600 روپے ماہوار بصورت حکمت و تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ 96-7-1 سے منظور فرمائی جائے- العبد حکیم بشیر احمد ساہیوال روڈ دار النصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبد الحمید سیکرٹری تحریک جدید دار النصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد اسحاق اسسٹنٹ سیکرٹری مال دار النصر وسطی ربوہ

مسل نمبر 30880 میں محمد اکرم ولد حکیم بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار النصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان برقبہ آٹھ مرلہ واقع ساہیوال روڈ محلہ دار النصر وسطی ربوہ مالیتی دو لاکھ پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ 96-7-1 سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد اکرم ساہیوال روڈ دار النصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبد الحمید سیکرٹری تحریک جدید دار النصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد اسحاق اسسٹنٹ سیکرٹری مال دار النصر وسطی ربوہ-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف پی ڈی ایف کے ارکان کی طرف سے دائر کردہ تحریک عدم اعتماد واپس لے لی گئی۔ پی ڈی ایف نے اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کیا پنجاب اسمبلی میں ان کے 127۔ارکان موجود تھے۔ جبکہ تحریک عدم اعتماد کی منظوری کے لئے 125۔ارکان کی تعداد درکار تھی۔ بعد ازاں مسلم لیگ (ن) اور ان کی اتحادی جماعتوں کے 91۔ارکان نے پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ استعفیٰ دینے والوں میں پی ڈی ایف کے 6۔ارکان بھی شامل ہیں۔ اپوزیشن کے ارکان نے مسٹر شہباز شریف کی قیادت میں استعفے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے کے چیمبر میں ان کو پیش کئے۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس جس میں تحریک عدم اعتماد پر ووٹنگ ہونی تھی صرف 15 منٹ جاری رہا۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے اعتراض کیا کہ ایک بار پیش کی گئی تحریک عدم اعتماد واپس نہیں لی جاسکتی۔ سپیکر نے یہ اعتراض مسترد کر دیا۔ اپوزیشن نے یہ بھی اعتراض کیا کہ چونکہ سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہے اس لئے وہ اجلاس کی صدارت نہیں کر سکتے۔ سپیکر نے کہا کہ میرے خلاف تحریک پر رائے شماری نہیں ہو رہی للہذا اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں دلچسپ نعرے بھی سنے گئے۔ "بے شرم" "بکری" "وزیر اعظم بے نظیر" اور "وزیر اعظم نواز شریف" کے نعرے بھی سنائی دیئے۔

○ اپوزیشن لیڈر شہباز شریف نے کہا کہ سپیکر نے پی ڈی ایف کی ملی بھگت سے عدم اعتماد کی تحریک واپس لی۔ گنتی کرانے کی بجائے یس اور نو کہنے پر ہی رائے شماری کرا دی گئی۔ حکومت پنجاب اور اسمبلی کا رہنا ملکی مفاد میں نہیں۔ استعفوں کا فیصلہ ملکی سلامتی اور آئین کی بالادستی کے لئے کیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا کہ میں نے اکثریت ثابت کر دی ہے اب میں ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق خود بخود وزیر اعلیٰ بن جاؤں گا۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ لگتا ہے کہ اسمبلی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ میں افسوس کے ساتھ اپوزیشن کے ارکان کے استعفے لے رہا ہوں۔ ان کی منظوری کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔

○ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا کہ میں الیکشن کا راستہ روکنا نہیں چاہتا اس لئے وزارت اعلیٰ سے مستعفیٰ ہو رہا ہوں۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 127۔ارکان کی طرف سے تحریک عدم اعتماد کی واپسی کا مطلب یہ ہے کہ اکثریت نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے ان حالات میں مجھے اعتماد کا ووٹ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اسلام آباد سے کراچی پہنچیں تو ان کا عظیم الشان استقبال کیا گیا بے نظیر کا استقبالیہ جلوس ایرپورٹ سے ڈیڑھ بجے دوپہر روانہ ہوا اور رات گئے بلاول ہاؤس پہنچا۔ بے نظیر اسلام آباد سے کراچی کے لئے روانہ ہوئیں تو کالے بچھڑے کا صدقہ دیا گیا۔ بے نظیر پی آئی اے کی عام پرواز میں مسافروں کے درمیان سے ہوتی ہوئی گزریں اندرون سندھ سے بڑی تعداد میں لوگ جلوس کی شکل میں آئے اور استقبال میں شامل ہوئے۔ بے نظیر بھٹو جونہی ایرپورٹ کے برآمدے میں آئیں تو عوام کے ساتھ پولیس والوں نے بھی جئے بھٹو کے نعروں کا جواب دیا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس دفعہ جلوس پہلے جلوسوں سے کم تھا۔ اے ایس ایف نے استقبالی ہجوم پر لاٹھی چارج کیا اور کارکنوں نے بوتلیں برسائیں جس سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی میں عظیم الشان استقبال نے ثابت کر دیا ہے کہ لغاری کا فیصلہ غلط تھا۔ اور عوام نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ میری حکومت توڑنے کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت کی برطرفی کے خلاف جنگ کو منطقی انجام تک پہنچاؤں گی اور اصولوں پر سودے بازی ہرگز نہیں کروں گی۔ خواہ کتنی ہی بڑی قربانی دینا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ پرجوش استقبال نے میری حکومت توڑنے کے خلاف اور پیپلزپارٹی کے حق میں مینڈیٹ دے دیا ہے۔ میں اول و آخر پاکستانی ہوں اور ملک کبھی نہیں چھوڑوں گی۔ انہوں نے کہا کہ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ لغاری اسمبلی توڑ دیں گے انہوں نے عوام کے اعتماد کو دھوکا دیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ وہ استعفیٰ دے دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری حکومت کا کوئی رکن بدعنوان اور کرپشن میں ملوث نہیں۔ مگر نگرانوں کے مارشل لائی احتساب سے انصاف کی توقع نہیں۔

○ مسلم لیگ کے سربراہ سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کے خلاف کرپشن کے ٹھوس الزامات ہیں۔ زرداری نے اتنی کرپشن کی جس کا مہذب معاشرہ میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بے نظیر کے دور میں ملک کو اقتصادی ترقی اور سازگار فضا سے محروم کر دیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے حکومت اور اپوزیشن میں رہتے ہوئے برائیوں کے خلاف جدوجہد کی۔ برسراقتدار آکر بدعنوانی کو جڑ سے اکھاڑ کر خوشحال معاشرہ قائم کریں گے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ سیاست دان اور بیوروکریٹ تمام کرپٹ ہیں سب کا احتساب کیا جائے گا کسی کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ باطل نظام تبدیل نہ ہوا تو سب تباہ ہو جائیں گے لیکن سیاسی گندگی کی صفائی کے لئے موجودہ کابینہ کافی نہیں۔ پاکستان کو بیرونی کی بجائے اندرونی خطرات زیادہ لاحق ہیں۔

○ کرپشن میں ملوث بیوروکریٹس اور سیاسی شخصیات کی گرفتاریوں کے لئے گرینڈ آپریشن جاری ہے نواز کھوکھر، اظہر سہیل، ایم بی عباسی کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے ان کے بعد الائیڈ بینک کے صدر شوکت کاظمی نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے سابق چیئرمین شاہد صدیقی، او جی ڈی سی کے سابق چیئرمین رفعت عسکری کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر، این آئی ٹی کے سابق چیئرمین اسد اللہ شیخ کی رہائش گاہوں پر بھی چھاپے مارے گئے۔ متعدد کرپٹ بیوروکریٹ فائلوں سمیت غائب ہیں۔ مس ناہید خان ابھی تک روپوش ہیں۔

○ عراقی حکومت نے امریکہ کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مضبوط اور مستحکم تعلقات استوار کرنے کے لئے ہر سطح پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ عراق نے اس توقع کا اظہار بھی کیا ہے کہ صدر کلنٹن واضح اور سنجیدہ رویہ اختیار کریں گے۔

○ امریکہ نے عراق کی طرف سے مذاکرات کی پیش کش کے جواب میں کہا ہے کہ تعلقات اسی صورت میں بحال ہو سکتے ہیں جب عراق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرے۔ تباہ کن ہتھیاروں کا خاتمہ کرے جنگ کے نقصان کا ازالہ کرے اور لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔

○ جنوبی کشمیر میں فجر اور عشاء کی نماز مسجد میں ادا کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ فوج نے تلاشیوں کے دوران متعدد افراد کو شہید اور کئی کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ بوسنیائی رہنماؤں نے وعدے پورے نہ کئے تو پابندیاں لگا دی جائیں گی۔

○ بھارتی صوبہ آندھرا پردیش کے تھانے میں بم دھماکہ میں پولیس افسروں سمیت 14۔افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پہلی مرتبہ ہانگ کانگ کے نمائندے اپنا گورنر منتخب کریں گے۔ اس سلسلہ میں چین نے کمیٹی بنا دی ہے۔ نیا گورنر کمیٹی کے ارکان سے چنا جائے گا۔ اس سے قبل گورنر کا تقرر لندن سے کیا جاتا تھا۔

حکیم منور احمد ابن حکیم عبد العزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 631 1931-636 6931

خواتین کیلئے خاص دوائیں
• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
• نورِ نظر: اولادِ نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
• سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔
مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538